www.emarsiya.com

۱

حضرت سے کربلائے معلّٰی قریب ہے — مشتاق جس زمیں کے ہیں، وہ جا قریب ہے
پیاسے رہیں گے جس پہ، وہ دریا قریب ہے — تربت جہاں بنے گی وہ صحرا قریب ہے
جاتے ہیں آپ خلق کی مشکل کشائی کو
آتی ہے کربلا سے اجل پیشوائی کو

۲

کہتا تھا حلق، یا شہِ دیں مجھ کو پیاس ہے — کہتے تھے شہ کہ چشمۂ کوثر بھی پاس ہے
سینہ تو چاک چاک ہے اور دل اُداس ہے — جینے سے سیر ہو چکے، مرنے کی آس ہے
کہتا ہے سر کہ مجھ پہ یہ احسان کیجیے
راہِ خدا میں اب مجھے قربان کیجیے

۳

یارو، خیالِ بیکسیِ شہ کرو ذرا — وہ دھوپ دوپہر کی، وہ صحرائے کربلا
وہ لُو، وہ خاک دشت کی وہ گرمیِ ہوا — بے سایہ ناز پروردِ زہرا ہے چُپ کھڑا
زخموں کا ہے ہجوم تنِ پاش پاش پر
عمّامہ ہے پڑا ہوا اکبرؑ کی لاش پر

۴

اک سمت دوپہر ہے بیاباں میں ڈھل چکی — اک سمت ہیں حسینؑ پہ تیغیں کھنچی ہوئی
سُوکھی زباں دہن سے ہے باہر نکل پڑی — سب مر چکے حسینؑ رہے یا اجل رہی
مشتاقِ تیغ سر کو جھکائے امام ہیں
باقی رہے گا روز مگر شہ تمام ہیں

www.emarsiya.com

۵

آفت نصیب کوئی نہ ہوگا حسین سا　　تنہا غریب، بے کس و بے یار و آشنا
ہر ایک سمت دیکھ کے دیتا ہے یہ صدا　　گذرا میں ایسے جینے سے اے موت جلد آ

اے ساعتِ قتال ترا ہجر شاق ہے
اے تیغِ شمر سر کو ترا اشتیاق ہے

۶

کیا یہ روا تھا ہم پہ جو تم نے ستم کیا　　پھولا پھلا جو باغِ پیمبر قلم کیا
آبادیِ زمانہ کو واللہ کم کیا　　اکبرؑ کو مار کے مجھے محبوسِ غم کیا

بیشک مری سپاہ خدا کی سپاہ تھی
کہہ دو گناہ گار تھی یا بے گناہ تھی

۷

قدرت خدا کی نہر سے سیراب ہوں شتر　　اور آلِ مصطفےٰ کے لبِ خشک ہوں نہ تر
پانی پییں چرند و پرند آن آن کر　　ہم دور سے بھی نہر کو دیکھیں نہ بھر نظر

تم کیا کرو یہ گردشِ لیل و نہار ہے
ایسا ہی ابنِ فاطمہ تقصیر وار ہے

۸

یہ بات کہہ کے رونے لگے شاہِ بحر و بر　　جنگل میں جس طرح سے برستا ہے ابرِ تر
فضہؑ نے جا کے زینبِ بیکس کو دی خبر　　کیا بیکسی ہے آج محمدؐ کے لال پر

لاشوں کو دیکھ دیکھ کے جاں اپنی کھوتے ہیں
تنہائی میں کھڑے ہوئے غربت کو روتے ہیں

۹

سر پیٹنے کی جا ہے محبانِ مرتضا　　زہراؑ کا نازنین تو بے ہوش ہے پڑا
لازم تھا اس کے منہ پہ چھڑکنا گلاب کا　　اس کے عوض میں شمرِ لعیں سینے پر چڑھا

زانوئے شمر و سینۂ شبیرؑ دیکھیے
یارو ذرا نوشتۂ تقدیر دیکھیے

www.emarsiya.com

۱۰

غل اقتلوالحسین کا میداں میں جب ہوا　　بولا کوئی وہ غش میں ہے اب کاٹیے گلا
بولا کوئی کہ لیجیے دستارِ مصطفا　　بولا کوئی کہ تیغ کرو ہاتھ سے جُدا
بولا کوئی جُدا سرِ شاہِ زمن کرو
اب دیر کیا ہے خاتمۂ پنجتن کرو

۱۱

چلاّ کے پھر یہ شمرِ ستمگار نے کہا　　زینب میں کاٹتا ہوں ترے بھائی کا گلا
تو دیکھ باڑھ خنجرِ خونخوار کی ذرا　　کے ضرب میں، میں ذبح کروں شہ کو سچ بتا
بے چین زیرِ تیغ پیمبر کا لال ہے
تو دیکھ آج کیا ترے بھائی کا حال ہے

۱۲

جلاّد سے یہ کہتے تھے رو کر شہِ ہُدا　　زینب کو در سے خیمہ کے ہٹ جانے دے ذرا
خواہر کے آگے کاٹ نہ شبّیر کا گلا　　کہنے لگا لعیں کہ مجھے اس سے کام کیا
ہے دل میں بنتِ فاطمہ کو رنج دیجیے
اُس کو دکھا دکھا کے تمھیں ذبح کیجیے

۱۳

یہ سُن کے سینہ زینبِ بیکس کا پھٹ گیا　　سوے مدینہ دیکھ کے بولی بصد بُکا
اے اماں جان، آؤ خدا کے لیے ذرا　　خنجر تلے حسینؑ ہے اس دم تڑپ رہا
کس کس طرح سے شمرِ ستم گر رُلاتا ہے
بھائی کو ذبح کرتا ہے، مجھ کو دکھاتا ہے

۱۴

تب آئی قتل گاہ سے زہرا کی یہ صدا　　کیا تجھ پہ فاطمہؑ سے بھی اندوہ ہے سوا
تو دیکھتی ہے دُور سے یہ حال بھائی کا　　کٹتا ہے میری گود میں شبّیر کا گلا
میں چومتی ہوں حلق شہِ مشرقین کا
میں دیکھتی ہوں پاؤں رگڑنا حسینؑ کا

www.emarsiya.com

۱۵

زینب ہے تیرے بھائی کا منکا ڈھلا ہوا ساقط ہے نبض چہرے پہ چھائی ہے اب قضا
اٹکی ہے سانس سینے میں، ہیں سرد دست و پا آساں مرے حسینؑ کی مشکل کرے خدا
آنکھوں میں جاں سمٹ کے مسافر کی آئی ہے
زہراؑ تباہ ہوتی ہے، حق کی دہائی ہے

۱۶

یہ کہہ کے خواہرِ شہِ دیں سے بصد بکا چشمِ حسینؑ کرنے لگیں بند فاطمہؑ
طاقت تو بولنے کی نہ سرور میں تھی ذرا پر چشمِ نیم وا سے اشارہ یہی کیا
آنکھوں کا بند کرنا مرے دل کو شاق ہے
اصغرؑ کے دیکھنے کا مجھے اشتیاق ہے

۱۷

شبیرؑ کے کلام سے غش ہو گئی بتول اور ذبح پیاسا ہو گیا لختِ دلِ رسول
خالق نے کی شہادتِ سبطِ نبی قبول پانی ہوا نہ تھا جو دمِ ذبح بھی حصول
نکلی دہن سے ہونٹوں پہ سوکھی زبان تھی
بیچین روحِ بادشہِ دوجہان تھی

۱۸

دیکھا جو سوئے دشت سکینہ نے یہ کہا زخمی یہ کون بیچ میں لاشوں کے ہے پڑا
کیا اس کا گھر نہیں جو ہے جنگل میں سو رہا زینب نے تب کہا تو نہیں جانتی ہے کیا
تیرا پدر ہے، فاطمہ کا نورِ عین ہے
یہ بے کس و غریب مسافر حسینؑ ہے

۱۹

دیکھی پدر کی لاش تو بولی وہ مہ لقا بابا تم آن کر مجھے گودی میں لو ذرا
عمو سے بھی کہو یہیں خیمہ کریں بپا ٹھنڈی ہوا میں لے کے چلو تم پہ میں فدا
سایہ کسی جگہ ہے نہ چشمہ نہ چاہ ہے
تم تو ہوا میں ہو مری حالت تباہ ہے

www.emarsiya.com

۲۰

خاموش، اے انیس، یہ اب حق سے کر دعا ہر روز مومنوں کی ترقی کرے عطا
محتاجوں کو فراغ مریضوں کو دے شفا ہر ایک کے مطالبِ دل جلد ہوں عطا
کر التجا قبول کہ دل شاد ہو میرا
آزاد قید و رنج سے استاد ہو میرا